السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مشرک کا ذبیحہ اور رافضی کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں جائز ہے تو جو مسلمان تعزیہ پرستی اور قبر پرستی کرتا ہو اور انبیاء علیہ السلام کو اور اولیائے کرام کو حاضر وناظر حاجت روا جانتا ہو۔ وہ مشرک ہے یا نہیں اور ذبیحہ اس کا جائز ہے یا نہیں ؟ جواب مدلل بہ آیت وحدیث تحریر فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشرک کا ذبیحہ جائز نہیں ہے لیکن اگر کسی آسمانی کتاب کے ماننے کا مدعی ہو جیسے یہودی یا نصرانی اس کا ذبیحہ جائز ہے اس سے شیعہ اور تعزیہ پرست اور قبر پرست اور انبیاء رضوان اللہ عنھم اجمعین اور اولیائے کرام کو حاضر وناظر و حاجت روا جاننے والے مسلمانان کے ذبیحہ کا حکم بھی نکل آیا کیونکہ یہ سب لوگ بھی آسمانی کتاب (قرآن مجید) کے ماننے کے مدعی ہیں اللہ تعالیٰ نے یہودی و نصرانی کی طرف متعدد آیات میں اشراک کی نسبت کی ہے ازاں جملہ یہ آیت (سورہ براۃ رکوع 5) ہے۔

اتَّخَذوا أَحبارَهُم وَرُهبـٰنَهُم أَربابًا مِن دونِ اللَّهِ وَالمَسيحَ ابنَ مَريَمَ وَما أُمِروا إِلّا لِيَعبُدوا إِلـٰهًا وٰحِدًا لا إِلـٰهَ إِلّا هُوَ سُبحـٰنَهُ عَمّا يُشرِكونَ ٣١ ... سورة التوبة

(انھوں نے اپنے عالموں اوراپنے درویشوں کو اللہ کے سوارب بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو بھی حالاں کہ انھیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا تھا کہ ایک معبود کی عبادت کریں کوئی معبود نہیں مگر وہی وہ اس سے پاک ہے جو وہ شریک بناتے ہیں)

وبا ایں ہمہ ان کا ذبیحہ حلال فرمایا۔ سورت مائدہ رکوع اول میں ہے۔

وَطَعامُ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ حِلٌّ لَكُم ٥ ... سورة المائدة

(اور ان لوگوں کا کھانا تمھارے لیے حلال ہے جنھیں کتاب دی گئی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصید والذبائح، صفحہ:666

محدث فتویٰ